© rasailojaraid.com

مغرب کی لادین جمہوریت کی ناکامی کے بعد اسلامی انقلاب کا لائحہ عمل کیا ہو؟

(۲)

حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مکتوب گرامی کے مندرجہ بالا حقائق ۔حق کے مشاہد ہیں اس لیے ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اتفاق ان سے ضروری ہے ۔میں خود بھی عرصہ سے اس فکر کا شکار ہوں اور شاید کہ یہی حال دیگر تمام کا ہوگا مگر اظہرہ البعض وکتمہ البعض ۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا ۔

میرے خیال میں ملک میں اسلامی نظام لانے اور لوگوں کو اسلام سے روشناس کرنے کے کسی اور تنظیم نو کی حاجت ہے نہ ضرورت و افادیت ،کیونکہ عوامی حلقے نئی جماعتوں کی وضع کو استحسان نہیں دیکھتے ہیں ۔بلکہ اگر ضرورت ہے تو اس امر کی ،کہ تمام دینی جماعتوں کا ایک مستحکم اتحاد کیا جائے ۔ اور دینی جماعتوں میں تمام شامل ارکان بالخصوص علماء ارکان اپنے قبلہ کو درست کریں اخلاص ، للہیت پیدا کریں ۔قرآن وسنت وشریعت غراء کو قول سے زیادہ اپنے عمل سے لوگوں کو اپنے شخصی حالات اور گھریلو حالات دین کے عین مطابق بنائیں اور لوگوں کو دین کا عملی درس پیش اور موجودہ حالات میں مجموعی طور سے دینی جماعتوں کے عام ارکان اور شومئ قسمت سے سرکردہ ارکان بھی باستثناء بعض صالحین کے ۔یہود ، نصاریٰ کے احبار و علماء کی جو روش اپنائی ہے ۔کہ مال و زر کو دین پر مقدم کیا جارہا ہے اور دینی ، قومی مفاد سے زیادہ شخصی مفاد کا خیال ولحاظ کیا جارہا ہے اس کو ترک کرنا ہوگا ۔ اور اپنے اتحاد کو دین کا ایک اعلیٰ عملی نمونہ بنائیں ۔حتیٰ کہ الفاظ و اصطلاحات بھی اغیار کے نہ ہوں بلکہ سلف صالحین من اہل الاسلام کے ہوں اور روحِ دین کے عین موافق مخالف نہ ہوں اور اختیارات ، قیادت شریعت غراء کے روح کے مطابق امیر کے پاس ہو ، وزیر اور ناظم کے پاس نہیں ۔تو اسی طرح بہت جلد اسلامی انقلاب آئے گا ، ہر مسلمان سربکف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بن جائے گا اور پھر ملکی سطح پر بہت جلد اور آسان حریقت مدنی انقلاب کی دیرینہ تمنا پوری ہو جائے گی اور فرض منصبی سے سبکدوشی بھی ۔

حضرت مولانا گوہر رحمان صاحب امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد

آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے کہ مغربی جمہوریت اور مغربی طرز سیاست سے اسلامی نظام نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے کہ اسلامی نظام اسلامی طرز سیاست ہی کے ذریعے آسکتا ہے بقول امام مالک رحؒ

"اس امت کے دورِ اخیر میں اصلاح اسی طریقے سے ہوسکتی ہے جس طریقے سے اس امت کے دورِ اوّل میں ہوئی تھی۔"

موجودہ حالات میں پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے اور پاکستان کے مسلمانوں کو اسلامی قیادت فراہم کرنے کا طریقہ کیا ہونا چاہیئے ؟ اسی موضوع پر ابھی ابھی ۱۲ - ۱۳ مئی کو مردان میں ایک کانفرنس ہوئی تھی جس میں مندوبین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی قرآن وسنت کے ماہرین اور شیوخ القرآن والحدیث نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا، مذاکرات اور تبادلہ خیالات ہوا تھا جس کے نتیجے میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی جو میرے خیال میں اس وقت صحیح لائحہ عمل ہے میں یہ قرارداد آپ کو ارسال کر رہا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دینی تنظیموں اور گروپوں کو دینی سیاست کے لیے اور اصلاح امت کے لیے قرآن وسنت کے احکام و تعلیمات کے مطابق لائحہ عمل پر متفق ہو جانے کی توفیق بخشے ۔

"علماء و فضلاء اور ماہرین شریعت کی یہ کانفرنس موجودہ نسوانی حکومت کو قرآن وسنت کے احکام کی روشنی میں غیر شرعی حکومت قرار دیتی ہے ۔اس حکومت کی سربراہ وہ عورت ہے جو اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتی ہے ۔قرآن وسنت کی بالادستی سے انکار کرتی ہے اور اسلامی حدود کو وحشت و بربریت کہتی ہے اور ان کو بنیادی انسانی حقوق کے منافی قرار دیتی ہے حالانکہ اسلامی احکام اور شرعی حدود بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں اس نسوانی حکومت نے ملک کے معاشی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی نظام کو تباہ و برباد کر دیا ہے ۔غریب عوام کے نام پر جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور استحصالی طبقے کے ظلم واستحصال کو تحفظ دیا جا رہا ہے ۔ اور فحاشی و عریانی اور اباحیت ولادینیت کی حوصلہ افزائی کر کے منصوبہ بندی کے تحت پاکستان میں یورپین تہذیب کو فروغ دیا جا رہا ہے یہ کانفرنس اس حقیقت کا اظہار بھی اپنا فرض سمجھتی ہے کہ یہ زنانہ حکومت جس مردانہ حکومت کی جگہ آئی ہے وہ بھی ان جرائم میں ملوث رہی ہے جن میں موجودہ حکومت ملوث ہے ۔سیکولرزم کو قانونی تحفظ دینے کے لیے غیر شرعی بل کا نفاذ شرعی عدالت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سود کے خاتمے کے بارے میں تاریخی فیصلے کو بے اثر بنانے کے لیے اپیل دائر کرنا اور استحصالی طبقے کے ظلم و استحصال کا تحفظ وہ جرائم ہیں جن میں نواز شریف کی حکومت اگر بے نظیر کی حکومت سے آگے نہیں تھی تو پیچھے بھی نہیں تھی

یہ دینی کانفرنس اس حکم شرعی کا اظہار بھی ضروری سمجھتی ہے کہ اسلامی حکومت کی سربراہی جس طرح عورت کو نہیں دی جا سکتی اسی طرح ہر مرد بھی اسلامی حکومت کا سربراہ نہیں بن سکتا ہے۔ شرعی احکام کی رو سے وہی مرد مسلمانوں کا حکمران بن سکتا ہے جو قرآن و سنت کی بالادستی کو فکر و عمل دونوں کے اعتبار سے تسلیم کرتا ہو۔ دین اسلام کا علم رکھتا ہو، دین کے فرائض کا پابند ہو، کبائر سے اجتناب کرتا ہو اور حکومت کا پورا نظام قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق چلاتا ہو۔

لہٰذا اُس مرد کی حکومت بھی غیر شرعی تھی جس کی جگہ اس عورت کی حکومت آئی ہے۔ نا اہل مرد اور نا اہل عورت کی چھ سات سال سے جاری لڑائی اور محاذ آرائی نے ملک کو بے یقینی اور انار کی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ آئین و قانون کی بر سر عام دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ اسمبلیوں میں گالیوں اور دشنام طرازیوں کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور اسمبلیوں کے ارکان کو خریدنے کے لیے سیاسی رشوتوں کا بازار گرم ہے۔ اس صورتحال سے ملک کو نکالنے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کے لیے یہ عظیم کانفرنس درج ذیل اقدامات کو دینی اور ملی فریضہ قرار دیتی ہے۔

۱۔ تمام دینی تنظیمیں اور گروپ، بے نظیر اور نواز دونوں کی حمایت سے الگ ہو جائیں۔

۲۔ تمام دینی تنظیموں اور گروپوں کے سربراہ مل کر ایک متحدہ ملی محاذ تشکیل دیں۔ (جو اب ملی یکجہتی کونسل کی صورت میں وجود میں آ چکی ہے)

۳۔ ملی محاذ نفاذ شریعت کے پلیٹ فارم پر عوام کو مجتمع کرنے کے لیے ملک گیر تحریک کا اہتمام کرے اور ملی محاذ کو ملک کی واحد اسلامی قوت کے طور پر عوام کے سامنے پیش کرے۔

۴۔ نفاذ شریعت کی تحریک شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو، شرعی حکومت اور اسلامی سیاست کا عملی نمونہ ہو مگر جرأت و شجاعت اور جہادی جذبے کی عکاس ہو۔

۵۔ اس تحریک کا ہدف مرد و زن کی موجودہ محاذ آرائی اور جنگ اقتدار سے قوم کو نجات دلانا اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے اسلامی قیادت فراہم کرنا ہو۔

۶۔ نفاذ شریعت کی مجوزہ تحریک سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور سیاسی سوداگروں کے مظالم کا مقابلہ کرنے کے لیے عوام کو منظم اور بیدار کرے۔

© rasailojaraid.com